مسز صوفیہ یوسف خشک

قسط (۴)

جامعہ سندھ کا تحقیقی مجلّہ ''تحقیق''

(ایک تعارف)

اس سے پہلے الماس مشترکہ شمارہ سوم و چہارم میں شعبہ اردو جامعہ سندھ سے ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب کی زیر ادارت شائع ہونے والے اس خالص تحقیقی مجلّہ ''تحقیق'' کے شمارہ ہفتم کا تعارف پیش کر چکی ہوں جبکہ ''الماس'' شمارہ ششم میں ''تحقیق'' شمارہ مشترکہ، ہشتم و نہم کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

شعبہ اردو جامعہ سندھ کا یہ تحقیقی مجلّہ فروری ۱۹۹۶ میں سندھ یونیورسٹی پریس اولڈ کیمپس حیدرآباد سندھ سے شائع ہوا اس کی مجلس مشاورت میں ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب کے ساتھ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں اور مسز رابعہ اقبال شامل ہیں۔ یہ شمارہ ۵۹۶ صفحات پر مشتمل ہے اور شمارے کو ۱۱ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلے حصے میں دو تحریریں پیش گفتار اور اداریہ کے عنوان سے ہیں۔ باقی حصوں کے عنوانات یہ ہیں: (۲) گوشہ اختر'' (بیاد قاضی احمد میاں اختر جونا گڑھی) (۳) ''مقالات'' (۴) ''گوشہ متون'' (۵) ''مخطوطات'' (۶) ''اضافات'' (۷) مکتوبات (۸) اضافی یادداشتیں، (۹) تبصرے (۱۰) مجالس تحقیق و مذاکرہ اور آخری حصہ

رفتارِ تحقیق کے عنوان سے ہے۔

فہرست کے بعد علیحدہ سے اس شمارے کے مقالہ نگاروں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، ڈاکٹر این اے بلوچ، ڈاکٹر نذیر احمد، ڈاکٹر مختیار الدین احمد، ڈاکٹر ابوالفتح صغیر الدین، ڈاکٹر معین الدین عقیل، ڈاکٹر عطا خورشید، ڈاکٹر الیاس عشقی، ڈاکٹر نجم الاسلام اور حافظ منیر احمد خاں کے نام پیش کیے گئے ہیں جس کے بعد تبصرہ نگاروں ڈاکٹر نجم الاسلام، مسز رابعہ اقبال، مسز فہمیدہ شیخ، عتیق احمد جیلانی، سید جاوید اقبال کے ناموں کی فہرست ہے اس شمارہ کے ماہرین خصوصی برائے مقالات حسب سابق ہیں۔

پیش گفتار، یہ ابتدائی حصے کی پہلی تحریر کا عنوان ہے جو کے اُس وقت کے شیخ الجامعہ ڈاکٹر نذیر احمد مغل کی تحریر کردہ ہے اس میں ڈاکٹر مغل نے جامعہ کے تحقیقی سرگرمیوں کو مزید موثر اور بہتر بنانے پر زور دیتے ہوئے مجلّہ ''تحقیق'' کے مدیر کو تہنیت پیش کی ہے کہ انھوں نے اس مجلّہ میں قاضی احمد میاں اختر کی یاد میں ایک گوشہ مخصوص کیا ہے شیخ الجامعہ نے اس طرح کے یادگار ناموں کا سلسلہ جاری رکھنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے اس عمل کو جامعات کی علمی تاریخ مرتب کرنے کا عمل قرار دیا ہے۔

اداریہ: ۔یہ اس حصے کی دوسری تحریر ہے جس میں مدیر تحقیق نے شمارہ ہشتم و نہم مشترکہ پیش کرنے کی وجہ، تاخیر بیان کی ہے۔

گوشہ اختر: (بیاد قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی)

یہ اس شمارے کے دوسرے حصے کا عنوان ہے جس میں قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی پروفیسر اور صدر شعبہ تاریخ اسلام جامعہ سندھ (۱۹۵۳-۵۵) کو خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، ڈاکٹر این اے بلوچ، ممتاز حسن اور سید حسام الدین راشدی نے اپنے مضامین میں قاضی احمد میاں اختر کی زندگی اور ادبی خدمات پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کے علاوہ اس حصے میں ڈاکٹر مختار الدین احمد نے مکاتیب قاضی احمد میاں اختر کو مرتب کیا ہے جس کی تعداد ۲۵ ہے۔ سید الطاف علی بریلوی نے مکتوبات اختر بنام سید الطاف علی بریلوی کو

مرتب کیا ہے ان کی تعداد ۲۸ ہے۔ جب کہ ڈاکٹر مشفق خواجہ کے کتب خانہ میں محفوظ خزانے میں سے بعنوان مکتوبات اختر۔ اعزہ و اقرباء کے نام، مکتوبات مشاہیر بنام اختر، تزکِ اختری: ایک نا تمام تصنیف کے اجزاء، تصانیف و تراجم اختر، یاد داشتہای اختر، دور آخر کا ایک غیر مطبوعہ مضمون، خواجہ بزرگ اور قاضی احمد میاں کا ایک خط بزبان انگریزی کو مدیر تحقیق ڈاکٹر نجم الاسلام نے بڑے سلیقے سے ترتیب دیا ہے۔

اس کے علاوہ اس گوشہ میں معاصر رسائل کے ساتھ قلمی تعاون اور باقیاتِ اختر کے عنوان سے دو تحریریں ادارے کی جانب سے پیش کی گئیں ہیں۔

تعزیتی پیغاموں میں انجمن ترقی اردو کے کارکنان کا سپاس نامہ، سید الطاف علی بریلوی کا مضمون، بابائے اردو مولوی عبدالحق کی تعزیتی تقریر، عبدالرزاق قریشی (بمبئی) کا مضمون، قطعاتِ تاریخ وفاتِ اختر از نامعلوم، شامل ہیں جب کہ اس گوشہ کی آخری تحریر ساتویں انڈین اورینٹل کانفرنس کے مطبوعہ مقالات سے ماخوذ احمد میاں اختر کا ''کانفرنس پیپر ''بعنوان ''سعدی کا سفر سومنات'' کے عنوان سے ہے۔

مقالات:

یہ عنوان اس شمارے کے تیسرے حصے کا ہے اس میں چھ مقالات شامل ہیں۔

پہلا مقالہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کا ''تکملہ مقالات الشعرا'' ہے اس مقالہ میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں نے پیر حسام الدین شاہ راشدی کی مرتبہ کتاب: تکملہ مقالات الشعرا مطبوعہ ۱۹۵۸ کراچی پر کچھ معروضات پیش کیے ہیں۔

دوسرا مقالہ ڈاکٹر نذیر احمد بعنوان ''سید ابوالعلاء اکبر آبادی'' ہے مقالہ نگار نے ۵۲ حواشی اور ۲۱ مکتوبات ابوالعلاء اردو ترجمے کے ساتھ مقالے کے آخر میں شامل کیے ہیں جن کی مدد سے سید ابوالعلاء کے حالات زندگی اور خدمات وتعلیمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

تیسرا مقالہ ڈاکٹر معین الدین عقیل بعنوان ''اردو کی اولین نسوانی خودنوشت'' ہے اس میں فاضل مقالہ نگار ڈاکٹر معین الدین عقیل نے تحقیقی بحث سے، مئی ۱۸۸۵ میں شہر بانو

بیگم کی سوانح عمری بعنوان ''بیتی کہانی'' کو اردو کی اولین نسوانی خودنوشت/سوانح عمری قرار دیا ہے یہ مقالہ انتہائی علمی اہمیت کا حامل ہے۔

چوتھا مقالہ ڈاکٹر عطا خورشید کا بعنوان ''اردو میں فنی تدوین تعارف و تجزیہ'' کے عنوان سے ہے۔

پانچواں مقالہ حافظ منیر احمد خاں کا بعنوان ''میر رستم خاں تالپر کی ایک اہم دستاویز'' ہے حافظ منیر احمد کو یہ تاریخی دستاویز سچل لائبریری خیر پور میں موجود قرآن مجید کے ایک قلمی نسخے کے آخر میں درج ملی جس کا عکس بھی اس مقالہ کے آخری میں دیا گیا ہے یہ دستاویز ۱۲۵۳ھ کی ہے۔

چھٹا اور آخری مقالہ بعنوان ''دیوانِ غمگیں کس غمگیں کا ہے'' ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب کا تحریر کردہ ہے۔ اس مقالے میں ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب نے داخلی شہادتوں کی بنا پر تحقیقی بحث سے یہ ثابت کیا ہے کہ دیوان غمگین کا اصل مرتب کون ہے۔

گوشہ متون:

یہ عنوان اس شمارے کے چوتھے حصے کا ہے اس حصے میں تین غیر مطبوعہ متن پیش کیے گئے ہیں۔ پہلی تحریر ڈاکٹر نذیر احمد کی ہے جس میں انھوں نے سید ابوالعلاء اکبرآبادی کے تصوف کے موضوع پر ایک اہم رسالے فنای ثلاثہ پر ۸۵ حواشی اور دو نسخوں کے تقابلی جائزے کے بعد اس کا تنقیدی متن پیش کیا ہے۔

اس حصے کی دوسری تحریر الفقر المحمدی کا نسخہ جامشورو معہ ترجمہ کے زیرِ عنوان ہے جس کے مرتب و مترجم ڈاکٹر ابوالفتح صغیر الدین ہیں آپ نے ترجمہ کے ساتھ ۶۵ حواشی بھی تحریر کیے ہیں۔

اس حصے کی آخر تحریر ڈاکٹر معین الدین عقیل کی ہے جس میں انھوں نے شہر بانو بیگم کی خودنوشت کو بڑے ادبی سلیقے سے مرتب کیا ہے۔

مخطوطات:۔ یہ عنوان اس شمارے کے پانچویں حصے کا ہے جس میں ڈاکٹر نجم

الاسلام صاحب نے مخبر الواصلین ۱۰۶۰ھ از محمد فاضل ترمذی اکبرآبادی کے علاوہ علمِ طب پر ۸ رسائل کا تعارف پیش کیا ہے اور ساتھ ہی جام شورو کے مخطوطات کی قسط اس شمارہ میں شامل نہ کر سکنے پر معذرت بھی کی ہے۔

اضافات: یہ عنوان اس شمارے کے چھٹے حصے کا ہے جس میں تعلیقات مصباح الہدایت پر چند اضافے اور تقریظ مصباح الہدایت کے ذیل میں چند اضافے ڈاکٹر معین الدین عقیل، جامشورو کے ایک مخطوطے سے متعلق اضافی معلومات غلام محمد لاکھو، مکاتیبِ اختر کے ذیل میں اضافی معلومات ڈاکٹر مختار الدین احمد دو مکتوبات اختر بنام حیرت، مرسلہ سید انیس شاہ جیلانی، قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی کی یاد میں ڈاکٹر الیاس عشقی کے تحریریں شامل ہیں۔

مکتوبات: اس شمارے کے ساتویں حصے کا عنوان ہے جس میں ابوالحسن فاروقی کا ایک خط ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کے نام اور ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کا ایک خط ڈاکٹر نذیر احمد کے نام، ڈاکٹر مختار احمد کے تین خط بنام ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں اور ڈاکٹر نذیر احمد کے تین خط بنام ڈاکٹر نجم الاسلام شامل ہیں ان خطوط سے علم و ادب کے کئی تاریک گوشے منور ہوتے ہیں یہ خط انتہائی علمی اہمیت کے حامل ہیں۔

اضافی یادداشتیں یہ عنوان اس شمار کے آٹھویں حصے کا ہے جس میں مدیر ''تحقیق'' ڈاکٹر نجم الاسلام نے بعنوان یادگار نامہ فخر الدین علی احمد پر تبصرے کے ذیل میں، فخر الدین علی احمد میموریل والیوم پر تبصرے کے ذیل میں اور گوشہ متون میں شامل بیتی کہانی کے ایک کردار مرزا ایوب بیگ کے ذیل میں'' پر اضافی یادداشتیں تحریر فرمائی ہیں۔

تبصرے: اس حصے میں ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب نے ۱۲ کتب (۱) دیوان غمگین (بصورت عکس) از عبدالقادر رام پور مختلص بہ غمگین (۲) فیضان دکن سلاطین آصفیہ کی علمی و ادبی سرپرستی از پروفیسر شفقت رضوی (۳) اردو کی ترقی میں اولیائے سندھ کا حصہ از ڈاکٹر وفا راشدی (۴) علامہ اقبال اور میر حجاز از ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی (۵) کتابیات اسلام

(شمارہ جات ۳، ۶، ۷) از عارف نو شاہی (۶) اقبال اور معاصر ادبی تحریکیں از خالد اقبال یاسر (۷) اردو ڈراما (فن اور منزلیں) ترتیب و تعارف ڈاکٹر سید معین الرحمٰن (۸) غالب نامہ (تجزیاتی مطالعہ) مولفہ عاصمہ اعجاز (۹) چند قدیم ڈرامے (تعارف اور تجزیہ) مرتب ڈاکٹر سید معین الرحمٰن (۱۰) فورٹ ولیم کالج (تحریک اور تاریخ) سے مرتب ڈاکٹر سید معین الرحمٰن (۱۱) اردو میں ہائیکو (مستقبل اور امکانات) از ڈاکٹر یونس حسنی، پروفیسر ہیروجی کتاؤ کا (۱۲) مجلّہ اوج کا نعت نمبر (دو ضخیم جلدیں) مدیر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی، پر فاضلانہ اور عالمانہ تبصرے کیے ہیں۔

اس کے بعد اس حصے میں مطالعہ حسرت موہانی مرتب حسن وقار پر عتیق احمد جیلانی کا، تنقید کی آزادی (مجموعہ مضامین) از مظفر علی سید اور فنِ تاریخ گوئی از غلام حسن کسریٰ منہاس پر سید جاوید اقبال کا، تحقیق نامہ شمارہ ۳، ۴ (۹۵-۱۹۹۴) مدیر سید معین الرحمٰنؒ مسز فہمیدہ شیخ کا، اور مرقع اقوال و امثال مرتب سید یوسف بخاری دہلوی پر مسز رابعہ اقبال کا تبصرہ شامل ہے۔

مجالس تحقیق و مذاکرہ کے زیرِ عنوان شعبہ اردو میں ہونے والے تحقیقی مجالس و مذاکرہ کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

رفتارِ تحقیق: یہ عنوان اس شمار کی آخری تحریر کا ہے جس میں شعبہ اردو جامعہ سندھ میں ہونے والی تحقیق کی رپورٹ پیش کی گئی ہے۔

☆☆☆